ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر ——— یوم پنجشنبہ

جلد ۳۱	۲۴ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش	۱۹ جمادی الثانی ۱۳۶۲ ھ	۲۴ ماہ جون ۱۹۴۳ء	نمبر ۱۴۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ احسان ۱۳۲۲ ہش۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو تا حال اسہال نزلہ اور ضعف کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

کل چودہری مہرالدین صاحب لائل پوری نے اپنے لڑکے بشیر احمد صاحب کی دعوت ولیمہ دی۔

سید خواجہ علی صاحب داماد حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب مرحوم کل فوت ہوگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

کل جمعرات کے دن تعلیم الاسلام ہائی سکول میں "یوم سرپرستان" منایا جا رہا ہے

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ

جماعت احمدیہ اور اسکی تبلیغی مساعی

مذہب کا کام انسانی قلب کو ہر قسم کی روحانی ظلمات سے پاک کرکے اسے رب العرش کا جلوہ گاہ بنانا اور دنیوی آلائشوں سے اسے کلیۃً منزہ کرنا ہے۔ اگر مذہب بنی نوع انسان کی راہ نمائی کے لئے نازل نہ ہوتا۔ تو کوئی انسان خدا تک نہ پہونچ سکتا اس کے قرب کی دولت سے متمتع نہ ہوسکتا اور وہ مقصد و مدعا پورا نہ ہوسکتا۔ جو انسان کو معرض وجود میں لانے کا محرک ہوا۔ انسان دنیا میں اس لئے پیدا نہیں ہوا۔ کہ وہ چند روزہ زندگی میں کھائے پیئے۔ اور دنیوی مشاغل میں اپنے اوقات صرف کرکے وفات پا جائے۔ اگر کھانا پینا اور دنیا میں چلنا پھرنا ہی انسانی پیدائش کی علت غائی ہوتا تو اس کے لئے مختلف اوقات میں آسمانی شریعتوں کے نزول کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ وہ حیوانوں کی طرح دنیا میں آتا۔ اور بغیر کسی مقصد و مدعا کے صفحۂ ہستی سے نابود ہوجاتا۔ مگر چونکہ اللہ تعالےٰ نے انسانی پیدائش ایک بہت بڑے مقصد و مدعا کے ماتحت کی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم ان الفاظ میں ذکر فرماتا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ میرے عبد بن جائیں۔ اس لئے انسان پر جب تمدن کا دور آیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے اس کی راہ نمائی کے لئے انبیاء و مرسلین کو مبعوث فرمانا شروع کر دیا۔ اور درحقیقت مذہب کا آغاز انہی مقدس وجودوں سے ہوا۔ یہی وہ لوگ تھے۔ جو بھولے بھٹکے انسانوں کو خدا تعالےٰ تک پہونچانے میں کامیاب ہوئے۔ یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے انسانی قلب میں ایک ایسا نور پیدا کیا۔ کہ آنکھیں الٰہی جمال کو دیکھنے لگ گئیں۔ کان خدائی کلام کو سننے لگ گئے۔ اور دل دنیا اور اس کے مالوفات سے متنفر ہوکر خدا تعالےٰ کے والہ و شیدا ہوگئے۔

آجتک کوئی زمانہ ایسا نہیں گزرا جس میں مذہب پر عمل کرنے والے لوگ دکھائی نہ دیتے ہوں۔ کم و بیش ہر زمانہ میں ایسے لوگ موجود رہے ہیں۔ مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جب تاریکی کا ایک لمبا دور آتا ہے تو لوگوں کے قلوب سے مذہب کی قدر و قیمت مٹ جاتی ہے۔ دنیا کی زینت کے سامان ان کے قلوب میں جگہ پیدا کر لیتے ہیں۔ اور مذہب پر عمل کرنا انہیں سوہان روح معلوم ہوتا ہے۔ ایسے حالات میں ہمیشہ اللہ تعالےٰ اپنے کسی رسول کو مبعوث فرما کر دنیا کی حالت کو بدلتا۔ اور لوگوں کے دلوں میں از سر نو مذہب کی محبت پیدا کرتا ہے۔

موجودہ زمانہ میں بھی ہمیں افسوس کے ساتھ ایسے بہت سے لوگ دکھائی دیتے ہیں۔ جو مذہب کی پابندیوں سے اپنے آپکو بالا قرار دیتے ہیں۔ بالفاظ دیگر الحاد اور لامذہبیت ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ اور وہ مذہبی احکام پر عمل پیرا ہونا اپنی نام نہاد آزادی کو ضائع کرنے والا سمجھتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں جو لوگ اپنے آپ کو مذہبی قرار دیتے ہیں۔ ان کی عملی حالت بھی خوشکن نہیں۔ وہ زبان سے تو مذہب کی پیروی کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ مگر ان کی عملی حالت یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنا ہر قدم اس کے خلاف اٹھاتے ہیں ہر شخص اپنے گاؤں اور اپنے شہر میں ایسے لوگوں کو دیکھ سکتا ہے۔ جن کی عملی حالت مذہب کے صریح مغائر ہوتی ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ مذہب کو فروغ دیں۔ لوگوں کو احکام مذہبی پر عمل کرنے کی تحریک کریں۔ خود مذہب کو بدنام کرنے والے اور اپنا نہایت ہی گندہ نمونہ لوگوں کے سامنے پیش کرنے والے ہوتے ہیں۔ انہی حالات کو دیکھ کر بعض لوگوں میں یہ خیال پیدا ہوگیا ہے۔ کہ اس زمانہ میں اگر سچا مذہب تلاش کیا جائے تو وہ مل نہیں سکتا۔ اور نہ کوئی ایسی جماعت نظر آسکتی ہے۔ جو مذہب کے مطابق عمل کرنے والی ہو۔ چنانچہ اخبار "پریم پرچارک" آگرہ نے انہی خیالات کے زیر اثر اپنی ایک اشاعت میں لکھا ہے۔

"اگر حقیقی معنوں میں مذہب تلاش کیا جائے تو فی زمانہ اس کا ملنا بہت مشکل ہے۔ آپ بڑی بڑی تیرتھ گاہوں۔ زیارت گاہوں اور پرستش کے مقامات پر جائیے۔ آپ کو وہاں پر بھی تجارت۔ روزگار اور روپیہ کمانے کی سپرٹ تمام مذہبی کارروائیوں کے اندر کارکن نظر آئے گی۔ انہی باتوں کو دیکھ کر بہت سے لوگوں کے دلوں میں مذہب سے نفرت پیدا ہوگئی ہے"

معاصر موصوف نے ان سطور میں جو کچھ لکھا ہے اس کا جہاں تک ان لوگوں سے تعلق ہے جو جماعت احمدیہ میں شامل نہیں۔ ہم اسے بہت حد تک درست سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ بات ہرگز صحیح نہیں۔ کہ حقیقی معنوں میں مذہب پر عمل کرنے والے لوگ دنیا میں کہیں بھی نظر نہیں آتے۔ اسی دنیا کے پردہ پر جماعت احمدیہ سالہا سال سے قائم ہے۔ اور وہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اپنے مذہبی کارناموں کے ان مٹ نقوش اہل عالم پر ثبت کر چکی ہے۔ یہ وہ جماعت ہے جس کی بنیاد خدا تعالےٰ کے نامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی۔ یہ وہ جماعت ہے جس کا ہر

ہر فرد خواہ وہ بچہ ہو یا جوان مرد ہو یا عورت مذہب کی تبلیغ میں منہمک رہتا۔ اور اس کی تمام کوششوں کا نقطۂ مرکزی یہ ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں مذہب کی اشاعت ہو۔ اور لامذہبیت اور الحاد کا قلع قمع ہو۔ پھر بھی وہ جماعت ہے جس کا مرکز دنیا کے تمام اطراف میں اپنی تبلیغی کوششوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ اسی جماعت کے مرکز سے مبلغین دنیا کے اقطار میں مذہب کی اشاعت کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ اور وہ سینکڑوں گمگشتگان راہ کو ہدایت پر قائم کرتے ہیں اگر جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا تعصب سے الگ رہ کر مطالعہ کیا جائے۔ تو ہر انسان کو خواہ وہ کسی مذہب و ملت سے تعلق رکھتا ہو تسلیم کرنا پڑے گا کہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کی موجودہ زمانہ میں یقیناً اور کوئی نظیر نہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

قادیان ۲۳ احسان ۱۳۲۲ ہش۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۲۱ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش کے مکتوب میں ڈلہوزی سے تحریر فرماتے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق رپورٹ حسب ذیل ہے۔

کل صبح کا ٹمپریچر گزشتہ دنوں کی طرح کم نہ تھا۔ بلکہ ۹۸.۷ تھا۔ دن کے بیشتر حصہ میں اس کے قریب ہی ٹمپریچر رہا۔ اور شام کو ۹۹ درجہ ہو گیا تھا۔ مگر گزشتہ دنوں کی طرح ۹۹ سے اوپر نہیں گیا۔ کھانسی کی شکائت پہلے کی نسبت زیادہ ہو گئی ہے۔ اور اس کی کیفیت ویسی ہی ہو گئی جیسا کہ شروع میں تھی۔ عام طور پر ضعف کی شکائت زیادہ ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ثانی کی طبیعت خراب ہے۔ علاوہ سینے کی شکائت کے جسم میں درد کی شکائت ہے۔ صاحبزادی امتہ الجمیل بیگم صاحبہ کو چند دنوں سے بخار آ رہا ہے۔ بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ کی بیگم صاحبہ کو بھی چند دنوں سے تیز بخار کی شکائت ہے۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی جائے۔

اخبار احمدیہ

تقرر عہدہ داران ۔ (۱) آئندہ کے لئے منشی محمد روشن صاحب کو امین جماعت احمدیہ بدوملہی (۲) منشی نصر اللہ خان صاحب اور دیال اللہ دتا صاحب کو علی الترتیب محاسب اور امین جماعت احمدیہ داتہ زید کا اور (۳) منشی یعقوب علی صاحب اور مولوی عبد الرشید صاحب کو محاسب اور امین جماعت احمدیہ لکھنؤ کے جیجہ علی الترتیب مقرر کیا جاتا ہے۔

ناظر بیت المال

ولادت :۔ میرے پوتے عزیزم مولوی بشیر الدین صاحب مولوی فاضل ابن مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم شہید مارشیس کے ہاں ۲۰ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش مطابق ۲۰ جون ۱۹۴۳ء خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلا لڑکا تولد ہوا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ

مقامی عہدہ داروں کے انتخابات کے متعلق

نہایت ضروری ہدایت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد عالی مندرجہ اخبار الفضل مورخہ یکم اگست ۱۹۴۲ء کے ماتحت صدر انجمن احمدیہ نے اپنے ریزولیوشن ۳۲۱ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۴۳ء میں مندرجہ ذیل قاعدہ ۱۸۱ الف (قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ) منظور فرمایا ہے۔ لہذا آئندہ عہدہ داران مقامی کے انتخاب کے وقت تمام جماعتیں یہ قاعدہ مد نظر رکھ کر اس کے مطابق انتخابات فرمایا کریں۔

"جو پریذیڈنٹ یا امیر یا سیکرٹری ہیں۔ ان کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ کسی نہ کسی مجلس میں شامل ہوں۔ کوئی امیر نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ کوئی پریذیڈنٹ نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اور کوئی سیکرٹری نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اگر اس کی عمر ۱۵ سال سے اوپر اور چالیس سال سے کم ہے۔ تو اس کے لئے خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا لازمی ہوگا۔ اور اگر وہ چالیس سے اوپر ہے۔ تو اس کے لئے انصار اللہ کا ممبر ہونا ضروری ہوگا۔"

ناظر اعلیٰ قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق بذریعہ تار اطلاع

قادیان ۲۳ احسان ۱۳۲۲ ہش۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے مندرجہ ذیل تار ڈلہوزی سے ارسال کی جو آج یہاں ۱۰ بجے موصول ہوئی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ٹمپریچر کل شام ۱۰۰ تک بڑھ گیا۔ آج صبح ۹۹.۴ تھا۔ دو بجے بعد دوپہر بھی ۹۹.۴ تھا۔ کھانسی کی تکلیف بدستور جاری رہی۔ رات اور دن کو نیند ٹوٹ جاتی رہی۔ اس وقت عام حالت کسی قدر بہتر ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

اعلان

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مکرم بابا محمد حسن صاحب مورخہ ۲۱/۶/۴۳ سے مندرجہ ذیل موضعات میں بغرض تعلیم و تربیت تشریف لے گئے ہیں۔ احباب جماعت سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ ان کی نصائح سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں گے۔ (۱) تلونڈی جھنگلاں (۲) سارچور (۳) لودھی ننگل (۴) ستکار (۵) الٹھوال (۶) دھرم کوٹ

ناظر تعلیم و تربیت

مولود کو نیک اور خادم دین بنا کر لمبی عمر عطا کرے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ خاکسار ابو مبشر اللہ حافظ غلام رسول وزیر آبادی قادیان

دعائے مغفرت :۔ میرے والد مولا بخش صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیرینہ صحابیوں میں سے تھے اور ۱۸۹۲ء میں انہوں نے احمدیت قبول کی۔ چند دن بیمار رہ کر بیمار رہنے کے بعد بعمر ۸۵ سال ۱۹ جون کو فوت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ حافظ محمد رمضان دارالرحمت قادیان

تعلیم وتربیت کا ایک اہم پہلو

قرآن کریم کا ارشاد ہے ولکن کونوا ربانیین کہ ربانی بنو۔ اور ربانی کہتے ہیں الذی یعلم صغار العلم قبل کبارھا۔ جو تدریجی ترقی چاہتا ہے اور بڑے علوم سے پہلے چھوٹے علوم سکھاتا ہے۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ باوجودیکہ بہت سے لوگوں کو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ صدقات اور ورثہ وغیرہ کے مسائل سے بہت کم واقفیت ہوتی ہے۔ پھر بھی ان مسائل کے سیکھنے اور سمجھنے کیطرف توجہ نہیں کرتے۔ بلکہ اگر کوئی شخص ان مسائل کو بیان کرنے لگے۔ تو یہ خیال کرکے کہ نماز روزہ سے متعلق بات ہے، ایسی مجلس میں بیٹھنا بھی مناسب خیال نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ جب تک ان امور کو سیکھنے کی طرف کما حقہ توجہ نہ کی جائے۔ یہ مسائل پوری طرح سمجھ میں نہیں آسکتے۔ اور جب ابتدائی مسائل ہی نہ آتے ہوں تو بڑے مسائل سے کس طرح واقفیت حاصل ہوسکتی ہے، اور معرفت الٰہی کا حصول کیسے ممکن ہوسکتا ہے۔

مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء کے موقعہ پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا:۔

"صیغہ تعلیم وتربیت کی غرض جماعت کی دینی تعلیم وتربیت ہے۔ علماء بنانا نہیں بلکہ ایسے مسائل سے واقف کرنا ہے، جن کے سوا کوئی مسلمان مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اب کئی عورتیں آتی ہیں۔ جو کلمہ بھی نہیں پڑھ سکتیں۔ اور جب کلمہ نہیں پڑھ سکتیں۔ تو نماز کس طرح پڑھ سکتی ہوں گی۔ جب نماز نہیں پڑھ سکتیں، تو مسلمان کس طرح ہوسکتی ہیں۔ اور وہ غرض کس طرح قائم رہ سکتی ہے۔ جو اس سلسلے کی ہے۔ نماز کوئی ٹونہ نہیں۔ بلکہ ترجمہ آنا چاہیئے۔ کیونکہ جو ترجمہ نہیں جانتا۔ وہ سمجھ کہاں سکتا ہے۔ اور معارف پر غور کہاں کرسکتا ہے۔ اور جسے یہ بات حاصل نہیں وہ خدا سے تعلق کسطرح پیدا کرسکتا ہے۔ اس کے بغیر تو یہ ناٹک ہے۔ کہ تماشے کے طور پر ادا کی جائے۔ ہم جلسے اور انجمنیں منعقد کرتے ہیں، مگر کیا نبی اسی لئے آتے ہیں۔ یہ تو اور لوگ بھی کرلیتے ہیں۔ ہماری غرض اسی وقت پوری ہوسکتی ہے۔ جب ہمارا ایک ایک مرد ایک ایک بچہ۔ ایک ایک عورت اس قدر واقفیت دین سے رکھے۔ جو مسلمان بننے کے لئے ضروری ہے۔ جب تک ایسا نہ ہو تب تک ترقی نہیں ہوسکتی۔ سوائے اس کے کہ بعض خاص آدمی اپنی ریاضت سے آگے نکل جائیں۔ مگر جماعتیں اس لئے بنائی جاتی ہیں۔ کہ سارے مل کر ترقی کریں۔ اگر ساری جماعت ترقی نہ کرے۔ تو پھر کیا ضرورت ہے چندہ جمع کرنے کی اور کیا ضرورت ہے کانفرنس اور جلسوں کی" ؛

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء)

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا فرمان بالکل واضح ہے، کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ عہدہ داران جماعت غور کریں اور سوچیں۔ کہ کیا وہ مقصود جس کے حصول کے لئے احمدیت کا قیام ہوا ہے۔ اس کے لئے احباب نے تیاری کی ہے۔ اور کیا اس سیڑھی پر چڑھنا شروع کردیا ہے۔ جس کے ذریعہ روحانیت کے اعلےٰ مقامات پر پہنچا جاسکتا ہے۔ اگر انہوں نے یا ان میں سے بعض نے توجہ نہیں کی۔ تو انہیں توجہ دلائی جائے۔ کہ وہ کس بات کی انتظار میں ہیں۔ مگر ضروری ہے کہ قرآنی ہدایت کے مطابق احباب جماعت کو پہلے ابتدائی مسائل سے آگاہ کیا جائے۔ جیسا کہ ربانی لوگوں کا طریق ہوتا ہے، اور اس کے بعد بڑے مسائل سکھانے کی طرف توجہ دی جائے۔

ہمیں یہ بات بھی نظر انداز نہیں کرنی چاہیئے، کہ تعلیم وتربیت سے مقصود دینی اور اخلاقی تربیت اور روحانیت کا قیام ہے۔ اور یہ امور ایسے نہیں کہ بغیر کسی جدوجہد کے حاصل ہوجائیں۔ مگر ابھی تک احباب کو بہت کم احساس ہے۔ کہ یہ امور اپنے اندر کتنی بڑی اہمیت رکھتے ہیں اور ان کی طرف کتنی توجہ کرنے کی ضرورت ہے

درحقیقت جب تک احباب جماعت صحابہ کرام کی طرح اپنے اوقات گرامی کو خدمت دین میں نہیں لگائیں گے۔ اس وقت تک یہ کام نہیں ہوسکتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں تحصیل علم کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ صرف ایک جنگ میں ستر قاری مارے گئے تھے۔ اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ صحابہ کرام کو قرآن کریم سیکھنے کا کتنا شوق تھا۔ نیز اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ لوگ دین کو حاصل کرکے اس کے مطابق عمل کرتے۔ اور جہاد میں شامل ہوتے تھے۔ اور اگر ہم غور کریں۔ تو یہی اصل دین ہے۔ اور اسی کے مطابق عمل کرکے ہم بہرہ ور

ہندو اور سکھ

(۲)

گزشتہ قسط میں یہ بتایا جاچکا ہے کہ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ گورو گوبند سنگھ صاحب ہندو دھرم کے رکھشک تھے۔ اور آپ نے ہندو دھرم کو مسلمانوں کے ہاتھوں سے بچانے کے لئے خالصہ پنتھ کی بنیاد ڈالی۔ اسی سلسلہ میں یہ بھی بتایا جاچکا ہے۔ کہ گورو گوبند سنگھ صاحب کے دشمن کے سب سے بڑے مخالف ہندو ہی تھے۔ اور انہوں نے گورو صاحب کی اس مخالفت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی غرض سے حکام وقت کے پاس گورو صاحب کے خلاف رپورٹیں بھی کیں۔ اور فریادی بھی ہوئے۔ اسی وجہ سے گورو صاحب کی زندگی کا بیشتر حصہ اپنے مذہب کی اشاعت اور تبلیغ کی بجائے ہندو راجاؤں کے خلاف جنگ وجدل میں گزرا۔ اور دوسری کئی قسم کی تکالیف بھی اٹھانی پڑیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سکھ تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گورو گوبند سنگھ صاحب نے ایک نئے فرقہ کی بنیاد ڈالی۔ لیکن اس نیتھ کا مقصد ہندو دھرم کی حفاظت نہ تھا۔ کیونکہ اگر آپ کا مقصد ہندو دھرم کی حفاظت کرنا ہوتا۔ تو اس صورت میں آپ کے عقائد ہندو دھرم کے خلاف نہ ہوتے۔ آپ کی تعلیم میں جن عقائد کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہ سراسر ہندو دھرم کے خلاف ہیں جابجا آپ نے ہندو دھرم کی کھلے بندوں تردید کی ہے۔ ان حالات میں کیونکر کہا جاسکتا ہے۔ کہ آپ نے ہندو دھرم کی مسلمانوں کے ہاتھوں سے رکھشا کرنے کی غرض سے خالصہ پنتھ کی بنیاد ڈالی۔

ہم ذیل میں بعض ضروری ہندوانہ عقائد کے متعلق گورو گوبند سنگھ صاحب کی رائے نقل کرتے ہیں۔

وید شاستر اور گورو گوبند سنگھ صاحب

ہمارے ہندو بھائی ویدوں کو ایشوری گیان اور اپنے دھرم کی سب سے بڑی پستک تسلیم کرتے ہیں۔ اور دوسرے دھرم شاستروں کا ماننا بھی ان کے ہاں نہایت ضروری ہے۔ گیتا میں صاف الفاظ میں شاستروں پر عمل کرنا ضروری بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے۔ "جو لوگ شاستروں کے بتلائے ہوئے طریق کو چھوڑ کر اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔ وہ نہ تو سدھی کو حاصل کرتے ہیں۔ اور نہ ان کو پرم گتی اور نہ سکھ ہی حاصل ہوتا ہے۔ (گیتا)

ہمارے آریہ سماجی بھائی تو ویدوں کو اس رنگ میں ایشوری گیان یقین کرتے ہیں۔ اور ان کے نزدیک ویدوں کے بعد دنیا کا کوئی دھرم پستک ایشوری گیان کہلانے کا مستحق ہی نہیں۔ بلکہ ان کے ہاں دنیا ان

تک کہاں گیا ہے۔ کہ

"جو شخص وید اور عابد لوگوں کی تصنیف شدہ کتابوں جو وید کے مطابق ہوں تحقیر کرتا ہے اس وید کی مذمت کرنے والے منکر کو ذات پنگت اور ملک سے نکال دینا چاہیئے۔"

(ستیارتھ پرکاش سمولاس ۳)

اس کے برعکس گورو گوبند سنگھ صاحب نے ویدوں کے متعلق اور دوسرے دھرم شاستروں کے بارہ جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

جیسے سمرتن کے ستئے انوڈاگی
تن تن کرپا برہم کی تیاگی
جن من ہر چرنن ٹھہرائیو
سو سمرتن کے راہ نہ آیو
برہما چار ہی وید بنائے
سرب لوک تے کرم چلائے
جن کی لو ہر چرنن لاگی
تے بیدن تے بھئے تیاگی
جن مت بید کتیبن تیاگ
پار برہم کے بھئے انوراگی
تن کے گورمت جے چل ہی
بھانت انیک دوکھن سو ٹل ہی

(دسم گرنتھ صفحہ ۵۰)

اس شبد میں گورو گوبند سنگھ صاحب نے جن خیالات کا آزادانہ طور پر اظہار کیا ہے۔ وہ بالکل واضح ہیں آپ فرماتے ہیں کہ جو لوگ شاستروں پر عمل کر رہے ہیں۔ وہ خدا کے قوانین کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ جن لوگوں نے اپنے دلوں کو خدا کے چرنوں میں لگایا ہے، وہ شاستروں کے قریب بھی نہیں جاتے۔ برہما نے چاروں وید بنائے ہیں۔ اور جن لوگوں کا خدا سے تعلق ہوا انہوں نے ویدوں کو چھوڑ دیا۔ اور جن لوگوں نے ویدک تعلیم کا تیاگ کیا۔ ان کا خدا سے تعلق قائم ہو گیا۔ جو شخص ان لوگوں کے راستہ پر چلیگا یعنی ویدک تعلیم کو چھوڑ دے گا۔ وہ ہر قسم کے دکھوں سے نجات حاصل کرے گا۔

اس کے علاوہ ایک اور مقام پر گورو صاحب نے فرمایا ہے:۔

سمرت شاستر بید سبھئے
بہو بھید کہے ہم ایک نہ جانیو
بید کتیب کے بھید لکھے نہ
کیول کال کرپا ندھانیو

اب ناظرین خود ہی غور فرمالیں۔ اس حالت میں یہ کیونکر درست ہو سکتا ہے کہ گورو گوبند سنگھ صاحب ہندو دھرم کے محافظ تھے۔ ہندو دھرم کے ماننے والے تو یہ کہتے ہیں۔ کہ

"جو وید کو نہ پڑھ کر دیگر گوں کوشش کرتا ہی رہتا ہے۔ وہ بمعہ اپنے بیٹے اور پوتوں کے جلد ہی شودرپن کو فائز ہو جاتا ہے۔" (ستیارتھ پرکاش سمولاس ۲)

اور گورو گوبند سنگھ صاحب فرماتے ہیں۔

جن مت بید کتیبن تیاگی
پار برہم کے بھئے انوراگی

یعنی جن لوگوں نے ویدک تعلیم کا تیاگ کیا ان کا خدا سے تعلق قائم ہو گیا۔

گورو گوبند سنگھ صاحب کی اس تعلیم کو ملحوظ رکھتے ہوئے سکھ صاحبان اپنے عقائد کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"وید ہمارے دھرم پستک نہیں۔ ہم صرف گورو گرنتھ صاحب کو جو پرماتما کی تحریک پر گورو صاحبان کی زبان سے ظاہر ہوا آخری دھرم پستک اور گورو صاحبان کو آخری اوتار یعنی پیغمبر یقین کرتے ہیں۔" (گورمت سدھاکر مصنفہ سردار کاہن سنگھ صاحب نابھہ صفحہ ۴۲)

اس کے برعکس ہندو صاحبان گورو گرنتھ صاحب کے متعلق جن خیالات کا اظہار کرتے رہا کرتے ہیں وہ بھی بالکل عیاں ہے۔ موجودہ سکھ گورو صاحبان کی بانی کے علاوہ دوسرے تمام مذاہب کے دھرم پستکوں کو ایشوری گیان نہیں مانتے۔ بلکہ ان کا عقیدہ یہ ہے۔

آؤ ہو سکھ ستگورو کے پیارو
گاؤ ہو سچی بانی
بانی تاں گاؤ ہو گورو کیری
بانیاں سر بانی

. . .

بانی تاں کچی ستگورو باجھوں
ہور کچی بانی
کہندے کچے سندے کچے
کچی آکھ وکھانی

(محلہ ۳)

یعنی اے گورو کے پیارے سکھو سچی بانی گاؤ۔ اور بانی گورو کی ہی گاؤ۔ وہ تمام بانیوں کی سردار ہے۔ گورو صاحبان کی بانی کے علاوہ باقی تمام بانیاں جھوٹی ہیں۔ اور ان بانیوں کو پڑھنے اور سننے والے سب جھوٹے ہیں۔

سکھ صاحبان اسی بنا پر گورو گرنتھ صاحب کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ "یہی شری گورو گرنتھ صاحب ہیں۔ جو سکھ مذہب کا ایک دھارمک اور مستند دھرم پستک ہے" (بانی بیورا صفحہ ۴۱)

اس کے علاوہ دوسری قوموں کے دھرم پستکوں کے بارہ میں یہ خیال ظاہر کرتے ہیں۔ کہ

"جب ستگورو کی بانی کے علاوہ تمام بانیاں جھوٹیاں ہیں۔ تو ان میں ہی وید شاستر اور سمرتیاں بھی آگئیں۔"

(ساکھی پرمان صفحہ ۸۴)

اس کے برعکس ہندو صاحبان میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو گورو گرنتھ صاحب کی بانیوں کو اوٹ پٹانگ بھاشا اور گورو گرنتھ صاحب کے متعلق سکھوں کی عقیدت کو بت پرستی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ چنانچہ سنت ٹہل سنگھ صاحب آریہ سماجیوں کے بارہ میں لکھتے ہیں۔ کہ

"کبھی وہ گورو بانی کو کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا لکھ دیتے ہیں۔ (بابے نانک دا ازلی پنتھ صفحہ ۳)

آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند صاحب لکھتے ہیں۔

"بت پرستی تو نہیں کرتے۔ لیکن اس سے بڑھ کر گرنتھ (کتاب) کی پرستش کرتے ہیں۔ کیا یہ بات بت پرستی نہیں ہے۔

کسی بے جان چیز کے سامنے سر جھکانا یا اس کی پرستش کرنی تمام بت پرستی ہے۔ جیسے مورتی (بت) والوں نے اپنی دوکان جما کر روزی کی صورت نکالی ہے۔ ویسے ان لوگوں نے بھی کی ہے۔ جیسے پوجاری لوگ بت کا درشن کراتے اور نذریں لیتے ہیں۔ ویسے نانک پنتھی لوگ گرنتھ (کتاب) کی پرستش کرتے کراتے بھینٹ بھی لیتے ہیں۔"

(ستیارتھ پرکاش سمولاس ۱۱)

ان حالات میں ناظرین خود ہی غور فرمالیں۔ کہ ہندو صاحبان اور سکھ بھائیوں کا باہمی رشتہ کیا ہو سکتا ہے۔ ایک گروہ وید کو ایشوری گیان مانتا ہے اور اس کا پڑھنا اس قدر ضروری قرار دیتا ہے۔ کہ اس کے نزدیک جو وید نہیں پڑھتا وہ معہ اپنے سارے خاندان کے شودرپن کو حاصل کر لیتا ہے۔ اور جو لوگ وید اور شاستروں کی مذمت کرے۔ اس کو وہ ذات پنگت اور ملک سے نکال دینا جائز ہی نہیں ضروری تسلیم کرتا ہے۔ اور ویدوں کے علاوہ کسی دھرم پستک کو ایشوری گیان یقین نہیں کرتا۔ اور دوسرے گروہ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ جو لوگ وید اور شاستروں پر عمل کرتے ہیں۔ وہ خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کے نزدیک ویدک تعلیم کا تیاگ کرنے والے ہی خدا تک پہنچ سکتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکالیف سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی بناء پر سکھ صاحبان ویدوں کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار مندرجہ ذیل الفاظ میں کرتے ہیں: "گورو صاحبان نے ویدوں کو جھگڑا پھیلانے والے پاپ کا اپدیش دینے والے اور خدا کی توحید سے کورے بتا کر جگہ جگہ ان کا کھنڈن کیا ہے۔ اور ان کے ماننے والوں کو گمراہ۔ جاہل۔ ضالین اور جھوٹے بیان کیا ہے۔ لہذا گورو صاحبان کو عمداً وید بھگت ظاہر کرنا بہت بڑا کمینہ پن ہے۔"

(دکھ ڈگ خالصہ صفحہ ۱۱۸)

اسی طرح ایک اور سکھ ودوان تحریر فرماتے ہیں:-

"اگر ویدوں کا نام ہی وید (گیان) ہوتا تو پنڈت میکس مولر جو کہ ویدوں کا بہت بڑا عالم سمجھا گیا ہے۔ وہ اپنے بنائے ہوئے سنسکرت ساہتیہ گرنتھ میں ایسا نہ لکھتا کہ ویدوں کا چھند بھاگ (سنگھتا بھاگ) اس طرح ہے جیسے کہ پاگلوں کی باتیں۔ یعنی بیوقوفوں کا شور وغوغا۔ میں یہ بات پہلے تسلیم نہیں کرتا تھا۔ لیکن جب میں نے پنڈت ساین اور مہیدھر وغیرہ نے وید بھاشیہ پڑھے تو مجھے یقین ہو گیا کہ ویدوں کے متعلق جو کچھ بھی پروفیسر میکس مولر اور راجندر لال متر وغیرہ نے لکھا ہے۔ وہ سب صحیح ہے بلکہ اگر ان سے بڑھ کر بھی سمجھا جائے تو بھی الوک اور جھوٹ نہ ہوگا۔"

{ ویدوں کا گیان صفحہ ۲۳
مصنفہ بھائی بدھا سنگھ وید }

اسی طرح ایک گروہ گورو گرنتھ صاحب کو ایشوری گیان یقین کرتا ہے۔ اور اس کے بغیر نہ وہ ویدوں کو اور نہ کسی اور دھرم پستک کو خدا کا کلام تسلیم کرتا ہے۔ بلکہ اس کے نزدیک وید خدا سے دور لے جانے کا باعث ہیں۔ اور دوسرا گروہ بے دھڑک اس کی غلطیاں نکال رہا ہے۔ اور اسکو کہیں کی اینٹ اور کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا۔ کا مصداق بتا رہا ہے۔ اور اس عقیدت کو جو سکھوں کے دلوں میں ہے بت پرستی کا نام دے رہا ہے۔ ان حالات میں ان دعووں کا ایک ہونا کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

عباد اللہ گیانی۔ قادیان

پتہ درکار ہے

عبد القیوم ولد ابراہیم صاحب بنگالی سکنہ مہنت پور ضلع راج شاہی بنگال کا مکمل پتہ دفتر ہذا کو درکار ہے۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو وہ یا اگر عبد القیوم صاحب موصوف کی نظر سے یہ اعلان گذرے تو وہ دفتر ہذا کو اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔

(ناظر بیت المال)

اخبار و افکار

کثرت زر

ہندوستان میں اشیاء کی گرانی کا بڑا سبب انفلیشن یا کثرت زر سمجھا جاتا ہے۔ حال ہی میں بعض تجارتی حلقوں کی طرف سے حکومت کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ انفلیشن کو دور کرے۔

کثرت زر کے باعث قیمتوں کے چڑھ جانے کو انگریزی میں inflation کہا جاتا ہے اس کے مقابلہ میں جب روپیہ کی مقدار کم ہو جائے اور قیمتیں گر جائیں تو اس کو انگریزی میں deflation کہا جاتا ہے۔ یہ دونوں صورتیں نظام زر کی غیر معتدل صورتیں ہیں۔ انفلیشن عموماً جنگ کے زمانہ میں معرض وجود میں آتا ہے۔ حکومتوں کو جنگی مصارف کیلئے زر کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ نوٹ جاری کر کے زر کی مقدار کو کئی گنا بڑھا دیتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ روپیہ کی کثرت کے باعث اس کی قوت خرید کم ہو جاتی ہے۔

بطور مثال فرض کر لیجئے کہ ہندوستان میں صرف نوٹ رائج ہیں۔ اور حکومت نوٹوں کی مقدار کو دو چند کر دیتی ہے۔ زید کے پاس پہلے دس ہزار کے نوٹ تھے۔ اب اسے دس ہزار اور مل جاتے ہیں۔ تو لازمی طور پر نوٹوں کی قوت خرید میں فرق آجائے گا۔ اور قیمتیں چڑھ جائیں گی فرض کرو ہندوستان میں ایک وقت میں صرف پچاس لاکھ من گندم ہے۔ اور لوگوں کے پاس کل سو لاکھ روپیہ ہے۔ جس کی وہ صرف گندم خریدنا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں ایک من گندم دو روپیہ میں بکے گی۔ لیکن اگر جنس کی مقدار وہی رہتی ہے۔ مگر روپیہ کی مقدار دو چند ہو جاتی ہے۔ اور لوگوں کے پاس دو سو لاکھ روپیہ آ جاتا ہے۔ تو وہی گندم چار روپیہ فی من کے حساب سے فروخت ہوگی۔

اس سے ظاہر ہوا کہ زر کی مقدار کا چیزوں کی قیمت کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ زر کی مقدار کے گھٹنے بڑھنے سے چیزوں کی قیمتیں بڑھتی گھٹتی ہیں۔ بشرطیکہ اشیاء کی مقدار میں فرق نہ آئے۔ اگر اشیاء کی مقدار بھی بڑھ رہی ہو۔ زر کی مقدار کے دو چند ہونے سے قیمتیں دو چند نہیں ہونگی۔ بلکہ دو چند سے زیادہ بڑھیں گی۔ اور اگر اشیاء کی مقدار بڑھ رہی ہو۔ تو زر کی مقدار دو چند ہونے کے باوجود قیمتیں دو چند نہ ہوں گی۔

عام حالات میں حکومتیں نوٹوں کے پیچھے سونے کی ایک معتد بہ مقدار ریزرو رکھتی ہیں۔ اور نوٹوں اور سونے کی مقدار میں خاص تناسب قائم رکھنے سے نظام زر مستحکم اور پائدار ہوتا ہے۔ مگر جنگ کے زمانہ میں یہ تناسب قائم نہیں رہتا۔ نوٹ بے تحاشا جاری ہونے لگتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ نوٹوں کو بٹہ لگنا شروع ہوتا ہے۔ یعنی ان کی depreciation شروع ہو جاتی ہے۔ اس وقت ہر شخص کی یہ کوشش ہوتی ہے۔ کہ نوٹوں کے بدلے سونا چاندی یا جنس ہی خرید کر رکھ لے۔ منڈیوں اور بازاروں میں ہر شخص یہ چاہتا ہے۔ کہ نوٹ اس کی جیب سے نکل کر دوسرے کی جیب میں چلے جائیں۔ اور سونا چاندی یا جنس مل جائے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ گردش زر (Circulation of money.) تیز ہو جاتی ہے۔ اور قیمتوں کے بڑھنے کی رفتار کا کوئی ٹھکانا نہیں رہتا۔ مدبر حکومتوں کا فرض ہوتا ہے۔ کہ اپنے بڑھتے ہوئے مصارف کے لئے نوٹ جاری کرنے کی بجائے لوگوں سے قرض لے یا محاصل وغیرہ کے ذریعہ سے اپنے مصارف پورے کرے۔ قرض دینا چونکہ رعایا کی مرضی پر ہوتا ہے۔ اس لئے اگر رعایا قرض نہ دے۔ تو حکومت ایک اور طریق سے قرض لیتی ہے۔ وہ طریق یہ ہے کہ وہ نوٹ جاری کرتی ہے انکے بدلے سونا یا چاندی نہیں دیتی۔ بلکہ وہ اپنے خرچ کو یوں پورا کر لیتی ہے۔ کہ مثلاً اگر اسے فوج کے لئے کپڑے کی ضرورت ہے۔ براہ راست قرض ملتا نہیں۔ پندرہ کروڑ روپیہ فوری چاہیئے۔ اب وہ کیا کرے گی پندرہ کروڑ روپیہ کے نوٹ آن واحد میں چھاپ لے گی۔ اور کپڑے کی قیمت نوٹوں کی صورت میں ادا کردیگی نوٹ بڑے ہے اکا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اسطرح حکومت کو پندرہ کروڑ روپیہ کا کپڑا گویا مفت مل گیا

اطفال احمدیہ کا بیج

اطفال احمدیہ کے لیئے بیج تیار کر دیئے گئے ہیں۔ مگر ابھی تک بعض بچوں کے پاس نہیں ہیں۔ قائدین از عماء اور مہربان اصحاب سے التماس ہے۔ کہ اگر تا حال ان کے اطفال کے پاس بیجز نہ ہوں تو وہ انہیں خریدنے کی تحریک فرمائیں۔ اور جس قدر ضرورت ہو دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان سے منگوا دیں۔ ایک بیج کی قیمت صرف ۲ آنے ہے۔

(مہتمم شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

منسوخی وصایا

مندرجہ ذیل وصایا بوجہ بقایا زائد چھ ماہ منسوخ کی گئی ہیں۔

(۱) ماسٹر محمد علی صاحب اشرف بیرم پور نمبر ۶۷۳

(۲) شیخ اشرف علی صاحب قادیان نمبر ۳۶۹۸

(۳) محمد شریف خان صاحب فیروز پور نمبر ۲۸۸۷ انہوں نے خود اپنی وصیت منسوخ کرائی ہیں۔

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

سکندر آباد و حیدر آباد د - یوسف احمد الدین صاحب لکھتے ہیں کہ پچھلے دنوں ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم یہاں تشریف لائے - اور مختلف موضوع پر سات پبلک لیکچر دئے - جو خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیاب ثابت ہوئے - یہ لیکچر میجک لینٹرن کے ذریعہ دئے گئے - حاضری بفضلہ تعالیٰ تسلی بخش ہوتی رہی - احمدی - غیر احمدی - ہندو - سکھ وغیرہ لوگوں نے خوب داد دی - اللہ تعالیٰ نیک نتائج پیدا فرمائے -

بمبئی - محمد حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں - ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم حیدر آباد سے بمبئی پہنچے - آپ نے یہاں دو پبلک لیکچر دئے - دونوں لیکچر بذریعہ میجک لینٹرن "جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات" اور "دنیا کے مہاپرش" کے موضوع پر ہوئے - خدا کے فضل سے ہر دو لیکچر کامیاب ہوئے - حاضری کافی ہوتی رہی -

علیگنج - مولوی مظفر احمد صاحب ۱۵ جون کی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں - کہ خاکسار نے تین تبلیغی تقریریں کیں - بعض غیر احمدیوں کے اعتراضات کے جواب دئے - تربیت کا کام بھی کرتا رہا - ایک خطبہ جمعہ پڑھا -

بنگہ - گیانی واحد حسین صاحب ۱۴ جون تا ۲۴ جون کی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں :- گرد و نواح کے چار گاؤں کا دورہ کیا - چار تبلیغی تقریریں کیں - ایک جماعت کے مناظرہ کا فیصلہ کیا -

رائلپور - مکرمی عصمت اللہ صاحب ہیڈ ووکیٹ تحریر فرماتے ہیں :-

ماہ مئی میں متعدد احباب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب غیر احمدی دوستوں میں تقسیم کیں - جس کا بہت اچھا اثر ہوا - ہر اتوار کو احباب کے تبلیغی وفد شہر میں تبلیغ کرتے رہے - انفرادی طور پر بھی تبلیغ ہوتی رہی - یوم التبلیغ کے موقع پر قریباً ۳۵۰ ٹریکٹ - ۵۰ تبلیغی کتب تقسیم کی گئی ہیں -

چالیس غیر احمدیوں کو انفرادی طور پر تبلیغ کی -

ادرحمہ :- عبد المجید صاحب نیب ۱۵ تا ۳۱ مئی کی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں :- ۳۶ اشخاص کو انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی - تفسیر کبیر اور صحیح بخاری کا درس جاری رہا - بعض طلباء کو عربی تعلیم دی گئی - یوم التبلیغ کے موقع پر بصورت وفد جماعت نے پانچ ملحقہ دیہات میں تبلیغ کی -

چارکوٹ (جموں) جمال الدین صاحب تحریر کرتے ہیں - چار تبلیغی اور دو تربیتی جلسے مختلف دیہات میں منعقد کئے - جن میں مولوی محمد حسین صاحب مبلغ نے تقاریر کیں - اس کے علاوہ مولوی صاحب ۱۲ دیہات میں سینکڑوں اشخاص کو انفرادی طور پر تبلیغ کرتے رہے -

گنج (لاہور) قمر صاحب اجزاء لکھتے ہیں - یوم التبلیغ کے موقع پر قریباً دو صد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے - احباب کے پانچ وفود نے قریباً پانچ صد افراد کو تبلیغ کی - ایک تبلیغی جلسہ ہوا - غیر احمدیوں نے بھی ہمارے خلاف جلسہ کیا - ہم نے تحریری طور پر بعض اعتراضات کئے - لیکن وہ کوئی جواب نہ دے سکے -

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اپنے تبلیغی دورہ کی رپورٹ تحریر فرماتے ہیں :- امرتسر کے جلسہ میں تقریر کرنے کے بعد واپسی پر وزیر آباد اور گوجرانوالہ کی احمدی جماعتوں کا تبلیغ اور تعلیم و تربیت کی غرض سے دورہ کیا - اب لاہور میں مقیم ہوں - خطبات اور انفرادی طور پر احباب میں بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے -

سرینگر - مولوی عبد الواحد صاحب ۸ تا ۱۳ جون کی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں - انفرادی تبلیغ اور قرآن و حدیث کا درس جاری رہا - بعض دوستوں کو تبلیغی نوٹ لکھائے گئے -

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے - سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۷۱۳ منکہ نذیر احمد ولد چوہدری فضل احمد صاحب قوم باجوہ زمیندار پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی عنایت خاں ڈاکخانہ پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

اس وقت میری موجودہ غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے - کیونکہ میرے والد صاحب خدا کے فضل سے زندہ ہیں - میرا گذارہ ملازمت پر ہے جس کی تنخواہ مبلغ -/۶۵ روپے ماہوار ہے - میں تا زیست اس تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ میں ماہوار ادا کرتا رہونگا - اور خدا کے فضل سے تنخواہ کی بیشی کے وقت میں بھی اس حصہ رسدی سے چندہ ادا کرتا رہونگا - میرے مرنے پر جو جائداد بصورت غیر منقولہ میرے قبضہ میں ثابت ہوگی - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی -

بقلم اللہ دتا محاسب - العبد - نذیر احمد بقلم خود حال سیالکوٹ - گواہ شد اللہ دتا محاسب انجمن احمدیہ سیالکوٹ - گواہ شد غلام حسین نمبردار احمدی محلہ اراضی یعقوب بقلم خود ۲۲/۴/۴۳

نمبر ۶۷۱۲ منکہ نور بیگم زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب قوم زمیندار پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن شہر سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے - منقولہ جائداد کی تفصیل حسب ذیل ہے - زیور طلائی - نفیسیاں یک جوڑی وزن تین تولہ - (۲) کانٹے یک جوڑی وزن یک تولہ - (۳) سوئی وزنی د مندری دو عدد ہر سہ وزن یک تولہ چھ ماشہ گیارہ رتی - کل زیور وزن ۵ تولہ ۶ ماشہ ۱۱ رتی ہے - جس کی قیمت بوقت ادائیگی وصیت کی رقم کے مطابق نرخ بازار کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں - اسکے علاوہ مبلغ ایک ہزار روپے حق مہر بذمہ میرے خاوند کے ہے - اس کی ادائیگی پر ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرا دونگی - میرے مرنے پر اس کے علاوہ جو جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی - بقلم اللہ دتا محاسب شہر سیالکوٹ ۲۲/۴/۴۳ العبد :- نور بیگم موصیہ ۲۲/۴/۴۳ گواہ شد :- چوہدری نذیر احمد خاوند موصیہ ۲۲/۴/۴۳ گواہ شد :- محمد حسین والد موصیہ شہر سیالکوٹ ۲۲/۴/۴۳

نمبر ۶۵۹۳ منکہ سکینہ بیگم زوجہ منشی سراج الدین صاحب قوم ارائیں عمر تقریباً ۶۵ سال ساکن کانپور ڈاکخانہ خاص ضلع کانپور صوبہ یو پی - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ جنوری ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -

(۱) میرا ایک مکان جو مجھے خاوند کی طرف سے مہر میں ملا ہے موضع خانپور ڈاکخانہ سرہند ریاست پٹیالہ میں ہے - میں اس کی رقم اندازاً ایک ہزار روپے کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں -

اس کے علاوہ اس وقت میرے پاس کوئی زیور یا جائیداد نہیں - اسکے علاوہ اگر کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو - تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - میں کوشش کرونگی کہ اپنے مکان کے ۱/۱۰ حصہ کی رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں - تاکہ میرے مرنے تک میرے ذمہ کوئی بقایا نہ رہے -

(۲) میرا گذارہ بچوں کی آمد پر ہے -

فقط الامتہ :- سکینہ بیگم بقلم خود - گواہ شد - سراج الدین خاوند موصیہ بقلم خود ۱۱ جنوری

۱۹۴۳ء - گواہ شد :- بشیر احمد شاد احمدی حلقہ مسجد مبارک قادیان ؂

نمبر ۶۷۴۷ منکہ مسعود احمد ولد ڈاکٹر بھائی محمود احمد قوم جنجوعہ پیشہ طالب علمی عمر ۲۰½ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۱۹۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد صرف ۱۵ مرلے زمین سکنی واقعہ محلہ دارالرحمت ہے، جو مجھے قرآن کریم حفظ کرنے پر بطور انعام والدہ صاحبہ نے چار سو روپیہ میں خرید کر دی تھی۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ مجھے حضرت والد صاحب کی طرف سے دس روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بعد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہونگا۔ میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ فقط مورخہ ۲۲/۵/۴۳ العبد مسعود احمد فائنل ایئر میڈیکل سکول امرتسر

گواہ شد۔ محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال قادیان۔ گواہ شد ظہور احمد دارالرحمت قادیان

نمبر ۶۷۴۸ منکہ صالحہ خاتون بنت ڈاکٹر محمود احمد صاحب قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد صرف ایک کنال زمین سکنی واقعہ محلہ دارالرحمت ہے۔ جو میں نے گذشتہ سال مبلغ تین صد روپیہ میں خرید کی تھی۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

نیز میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اسکی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ کردوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ فقط۔ مورخہ ۲۲/۵/۴۳

الامۃ :- صالحہ خاتون۔

گواہ شد :- ظہور احمد دارالرحمت قادیان

گواہ شد :- محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال قادیان ۲۲/۵/۴۳ ؂

ضروری التماس

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۰ جولائی ۱۹۴۳ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے انکے نام یکم جولائی ۱۹۴۳ء کو وی پی ارسال ہونگے۔ اخبار میں قلت جگہ کے باعث اسموار فہرست شائع کرنا ناممکن ہے احباب سے گذارش ہے کہ بہت جلد بذریعہ منی آرڈر چندہ ارسال فرما کر ممنون فرماویں یا وی پی وصول کرنے کیلئے تیار رہیں۔ بہت سے دوست وعدہ تو کر لیتے ہیں کہ رقم ماہوار بذریعہ محاسب ارسال کرینگے لیکن اسمیں باقاعدگی اختیار نہیں فرماتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دفتر وی پی کرنے اور بصورت عدم وصولی پرچہ بند کر دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ایسے احباب کو چندہ کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار فرمانی چاہیئے۔ (مینجر)

ضرورت ہے

ایک اکونٹنٹ کلرک کی قادیان کی ایک مقامی تجارتی کمپنی کیلئے فوری ضرورت ہے جو کہ انگریزی میں عمدگی سے ڈرافٹ کر سکے اور ٹائپ کا کام بھی جانتا ہو۔ اس کے علاوہ حساب کتاب اچھی طرح رکھ سکتا ہو۔ تنخواہ مبلغ ساٹھ روپیہ ماہوار ہوگی مزید براں کمپنی اپنے ملازمین کو حسب دستور بونس بھی دیتی ہے۔ تجربہ کار اور حساب و کتاب میں ماہر آدمی کی تنخواہ میں حسب لیاقت اضافہ بھی ہو سکتا ہے۔

تمام درخواستیں بنام ا۔م معرفت الفضل قادیان آنی چاہئیں

حیاتین

یہ گولیاں بدہضمی کو دور کرتی اور بھوک بڑھاتی ہیں۔ اپھارہ گڑگڑاہٹ۔ گرانی متلی اور درد وغیرہ کو رفع کرتی ہیں۔ نیز معدہ اور انتڑیوں کے امراض کے علاوہ پیٹ کے درد، پیچش اسہال۔ قے اور پیچش کے لئے بھی مفید ہیں۔ قیمت ایک روپیہ کی بیس گولیاں۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے!

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اگر ملتی ہے تو پندرہ سولہ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیز و کا بخار اتارنا چاہیں تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص عہ/ پچاس قرص ۱۱/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

فاؤنٹن پن کی روشنائی بذریعہ جوابی کارڈ مفت بنانا سیکھیں۔ سوا سائز شیشی صرف ڈیڑھ آنہ میں تیار کر کے روپیہ بچائیں

جمیل احمد دہلی گیٹ مالیر کوٹلہ

داخلہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۱۵ جولائی ۱۹۴۳ء سے ۲۵ جولائی ۱۹۴۳ء تک ہوگا۔ درخواست داخلہ ۷ جولائی ۱۹۴۳ء تک پرنسپل طبیہ کالج کے دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے۔ اور دفتر کی جانب سے مقررہ تاریخ پر امیدواروں کو معہ اسناد حاضر ہونا چاہیئے۔ تعداد مقررہ کے پورا ہو جانیکے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہیں کیا جائیگا۔ قواعد داخلہ مفت طلب کئے جا سکتے ہیں۔

عطاء اللہ بٹ ایم۔ ڈی

پرنسپل

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۱ر جون۔ ہٹلر نے جنگی تیاریوں کے سلسلہ میں پچاس لاکھ غیر ملکیوں کو بھرتی کر لیا ہے۔ ایک برطانوی مبصر نے لکھا ہے کہ اب شکست سے بچنے کے لئے جرمنوں کے سامنے تین ہی راستے ہیں۔ (۱) آبدوزوں کا ہتھیار استعمال کریں۔ (۲) لاکھوں غیر ملکی باشندوں کو جنگ میں بھرتی کر لیں۔ (۳) یورپ کو قلعہ بند بنائیں۔

سٹاک ہالم ۲۱ر جون۔ محوری حکومتیں یورپ پر اتحادیوں کے حملے کا انتظار کر رہی ہیں۔ بلجیم۔ ہالینڈ۔ شمالی فرانس۔ جنوبی فرانس۔ اٹلی اور جنوبی بلقان کے ساحلوں پر محوری فوجیں ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ ایک جرمن اخبار نے لکھا ہے کہ اتحادی حملہ کا کوئی تصور ہمیں پریشان نہیں کر سکتا۔ یورپ کو کنکریٹ کا قلعہ بنا دیا گیا ہے۔

لاہور ۲۱ر جون۔ حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ منڈیوں میں عام افواہیں پھیلی ہوئی ہیں کہ حکومت پنجاب نے پنجاب سے ہندوستان کے دوسرے صوبوں اور ریاستوں میں اجناس خوردنی بھیجنے پر سے پابندیاں اٹھا لی ہیں۔ اس قسم کی تمام اطلاعات بے بنیاد ہیں۔ ڈائرکٹر فوڈ سپلائیز پنجاب کے جاری کردہ پرمٹ کے بغیر پنجاب سے اجناس خوردنی باہر نہیں بھیجی جا سکتیں۔

واشنگٹن ۲۱ر جون۔ کان کنوں نے ہڑتال ختم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ان کی کمیٹی نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے۔ کہ مزدور دوپہر کے بعد کام پر نہ جائیں۔ اس ہڑتال کا اثر تقریباً ۸۵ ہزار مزدوروں پر پڑے گا۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ ہڑتال کو ہر ممکن طور سے بند کر دیا جائے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر اب ہڑتال شروع ہوئی۔ تو فوجیں تک استعمال کرنے سے گریز نہیں کیا جائیگا۔

لائلپور ۲۱ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ ریاست حیدرآباد کے لئے ڈیڑھ لاکھ من گندم خرید رہی ہے۔ اڑھائی لاکھ من گندم بہار گورنمنٹ کو مہیا کرنیکا معاہدہ بھی طے ہو چکا ہے۔

لنڈن ۲۱ر جون۔ ارجنٹائن کی نئی گورنمنٹ نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے محوری سفارت خانوں سے کوڈ کے ذریعہ ریڈیو پر پیغامات بھیجنے پر پابندیوں کو عارضی طور پر ہٹا دیا گیا ہے۔ اس اقدام سے یہاں قدرے تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ گورنمنٹ نے ارجنٹائن کے ۱۶ صوبائی گورنروں میں سے ۹ کو معطل کر دیا گیا ہے۔ حکومت کے اس اقدام سے بھی تشویش محسوس کی جا رہی ہے۔

نئی دہلی ۲۱ر جون۔ حکومت ہند نے لنکا میں بھیجے جانے والے کپڑے پر پابندی عاید کر دی ہے۔ یاد رہے کہ لنکا میں ہندوستانی کپڑے کی درآمد غیر معمولی طور پر بڑھ گئی تھی اور یہ صورت حالات ہندوستان کی اپنی ضروریات پر اثر انداز ہو رہی تھی۔

کلکتہ ۲۱ر جون۔ مسٹر فضل الحق وزارت عظمیٰ سے علیحدگی اختیار کرنے کے بعد بنگال اسمبلی کی اپوزیشن پارٹی کے لیڈر بن گئے ہیں۔

انقرہ ۲۱ر جون۔ ادھار اور پٹہ کے قانون کے ماتحت ترکی کے لئے ٹینک اور دور مار توپیں لیکر امریکی جہاز اسکندرونہ پہنچ گئے ہیں۔ اسکندرونہ کی بندرگاہ میں ہزاروں مزدور جہازوں سے اس سامان کو اتار رہے ہیں۔ اور ریل گاڑیاں دن رات اس سامان کو ترکی پہنچا رہی ہیں۔

لنڈن ۲۱ر جون۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ آج ترکیہ میں ایک تباہ کن زلزلہ آیا۔ جس کے نتیجے میں پندرہ ہزار مرد۔ عورتیں اور بچے ہلاک ہو گئے۔

ماسکو ۲۱ر جون۔ ایک روسی ماہر نے جاپان کی جنگی تدابیر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جاپانیوں کو عارضی طور پر بہت سے جزیرے مل گئے ہیں۔ مگر ان کی یہ کامیابی کوئی بڑی کامیابی نہیں۔ جاپانیوں کی سیاست اور تدابیر حربیہ کا لب لباب یہ ہے کہ وہ مشرق بعید کے بہت بڑے حصے پر مسلط ہونا چاہتے ہیں۔ ان کی سکیم میں یہ چیز شامل ہے کہ روس کے مشرقی علاقوں ہندوستان۔ آسٹریلیا۔ اور ایلاسکا پر قبضہ کیا جائے۔ فوجی زاویہ نگاہ سے جاپان کی پوزیشن کافی مضبوط نہیں۔

لنڈن ۲۲ر جون۔ آج ایک پریس کانفرنس میں فیلڈ مارشل ویول اور مسٹر ایمری وزیر ہند نے بیان دیئے۔ جنرل ویول نے کہا۔ جنگ کو کامیابی سے جاری رکھنے اور جاپان کے حملہ کے خطرہ کو دور کرنے سے ہی ہندوستان سیاسی طور پر ترقی کر سکتا ہے۔ یہ خیال قطعاً غلط ہے کہ ہم ہندوستان میں فوجی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ میں ایک فوجی کی حیثیت سے ہرگز نہیں جا رہا۔ بلکہ ہندوستانیوں کے ایک سچے دوست کی حیثیت سے جا رہا ہوں۔ مجھے ہندوستان کی سیاسی خواہشات سے دلی ہمدردی ہے۔ میں نے اپنی زندگی کے چند بہترین سال وہاں گزارے ہیں۔ ان ایام میں ہندوستان نے مجھ پر جو احسان کئے۔ اس کے بدلہ میں میں اس کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ گورنمنٹ برطانیہ اپنے وعدوں پر قائم ہے۔ وہ ہندوستان کو ترقی کرتا ہوا دیکھنا چاہتی ہے۔ مسٹر ایمری وزیر ہند نے کہا۔ ہم نے ہندوستان کے لئے بہترین آدمی کو منتخب کیا ہے۔ وہ اعلیٰ درجہ کا مدبر اور انتظامی امور کا ماہر ہے۔

لنڈن ۲۳ر جون۔ جرمنی کے اہم صنعتی شہر روہر پر پہلی بار امریکن طیاروں نے حملہ کیا۔ اور فیکٹریوں کو بھاری نقصان پہنچایا۔

ماسکو ۲۳ر جون۔ میدانی علاقہ کی لڑائی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ جرمنی کے ہوائی اڈوں پر روسی بمباری کرتے رہے۔ لینن گراڈ کے مورچہ پر جرمن طیاروں نے حملہ کیا جس میں اس کے ۱۷ طیارے برباد ہو گئے۔

چنگنگ ۲۲ر جون۔ چینی فوج دریائے یانگسی کے مورچہ پر کچھ اور آگے بڑھ گئی ہے اس نے جاپان کی پانچ اور چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ شانسی سے چالیس میل کے فاصلہ پر ایک شہر پر چینی فوج نے حملہ کر دیا۔ اور اس کی بیرونی قلعہ بندیوں میں گھس گئی۔

لنڈن ۲۲ر جون۔ کل رات کو رائن لینڈ میں جرمنی کے ایک اہم صنعتی شہر پر انگریزی طیاروں نے حملہ کیا۔ بم سیدھے نشانہ پر لگتے رہے۔ جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ اس حملہ کے بعد ہمارے چھ طیارے واپس نہیں آئے۔

لنڈن ۲۲ر جون۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں اٹلی کی اہم بندرگاہ نیپلز پر دو حملے کئے گئے۔ پہلے انگریزی اور پھر امریکن طیاروں نے حملہ کیا مسینیا پر بھی حملہ کیا گیا۔

لنڈن ۲۲ر جون۔ الجیریا میں فرانسیسی ایگزیکٹو کمیٹی کا پھر جلسہ ہوا۔ لنڈن کے اخبارات اس خبر کو بہت اہمیت دے رہے ہیں کہ فوج کی تربیت کے معاملہ میں کمیٹی میں جو اختلاف پیدا ہو گیا تھا اسے دور کرنے میں اتحادی ممالک کے نمائندے بھی حصہ لے رہے ہیں۔

لنڈن ۲۲ر جون۔ ملک معظم نے ٹیونیشیا میں کسی جگہ گورکھا رجمنٹ کے صوبیدار لعل بہادر تھاپا کو بہادری دکھانے کے صلے میں تمغہ عطا کیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر